قسط اول

شراب نوشی کی حرمت حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

قرآن کریم کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کے دوسرے مصدر و سرچشمہ یعنی حدیث رسول ﷺ میں بھی بکثرت احادیث موجود ہیں جو معنوی حیثیت سے تواتر کے درجہ کو پہنچتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو شراب کے حرام ہونے اور دیگر نشہ آور اشیاء کی حرمت پر بالصراحت دلالت کرتی ہیں۔ جبکہ دیگر احادیث وہ ہیں جن میں شراب پینے والوں کے لئے وعید شدید اور تخویف و ترہیب وارد ہوئی ہے۔ اور شراب نوشی کرنے والوں کے ایمان کی نفی اور ان پر لعنت و ملامت کی گئی ہے۔ اور ان دونوں طرح کی احادیث میں سے ہماری کوشش ہو گی کہ ضعیف و کمزور اور متکلم فیہ احادیث سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف صحیح و حسن اور غیر متکلم فیہ احادیث منتخب کر کے آپ کے سامنے پیش کریں۔

کیونکہ کسی بھی موضوع پر جب صحیح و حسن اور غیر متکلم فیہ احادیث موجود ہوں تو پھر ضعیف احادیث کا سہارا لینے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ جو کہ ویسے ہی احکام میں تو بالاتفاق دلیل و حجت نہیں ہوتیں۔ البتہ فضائل کے باب میں بعض لوگوں نے ذکر کی ہیں۔ مگر اہل علم نے ان سے کلی طور پر ہی اجتناب کی رائے قائم کی ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی روایت کا ضعف و کمزوری ظاہر کرنے کے لئے اسے بیان کیا جائے یا پھر شواہد کے طور پر لی جائے تو دوسری بات ہے۔

تدریج تحریم خمر پر نبی ﷺ کا صحابہ ؓ کو باخبر رکھنا

یہاں ایک بات پیش نظر رہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دینے کے لئے جس تدریج سے کام لیا ہے اور فطرت انسانی کے تقاضوں کے مطابق جن متعدد مراحل میں اس کی حرمت کا حکم نافذ فرمایا اسی حکمت و مصلحت کو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنایا اور اپنے پیارے صحابہ کو موقع بموقع متنبہ

فرماتے رہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم شریف اور مسند ابی یعلی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

یاایھا الناس ان اللہ یعرض بالخمر و لعل اللہ سینزل فیہ امرا فمن کان عندہ منھا شیی ء فلیبعہ و لینتفع بہ

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دینے کی طرف اشارہ فرما دیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عنقریب ہی اس کو حرام قرار دے دے۔ لہٰذا جس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اس سے انتفاع کرے۔

اس کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ فرمایا:

ان اللہ حرم الخمر فمن ادرکتہ ھذہ الآیہ و عندہ منھا شیی ء فلا یشرب و لا یبع (صحیح مسلم بحوالہ جامع الاصول ۶ / ۷۸ طبع اول مصر ' مسلم مع النووی ۶ / ۱۱ / ۲)

بلا شبہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اب جس شخص کو یہ آیت (یعنی مائدہ) پہنچے اور اس کے پاس شراب کی کوئی بھی مقدار موجود ہو تو وہ نہ اسے پیئے اور نہ ہی بیچے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت لوگوں کے پاس شراب کی جتنی مقدار بھی تھی اسے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیا۔

ایسے ہی عبد بن حمید اور ابن جریر نے ربیع کی روایت نقل کی ہے کہ جب سورۃ بقرۃ والی آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان ربکم یقدم فی تحریم الخمر

بے شک تمہارا رب شراب کو حرام قرار دینے کی تمہید بیان کر رہا ہے (یعنی اسے حرام کرنا چاہتا ہے)

جب سورۃ النساء والی آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان ربکم یقرب فی تحریم الخمر

تمہارا رب عنقریب شراب کو حرام دے دے گا۔

اور سورۃ المائدہ کی آیت نازل ہو گئی جس میں شراب حرام قرار دے دی گئی۔ (بحوالہ تفسیر المنار محمد رشید مصری ۷ ر ٦٦ طبع بیروت)

ابویعلی والی پہلی حدیث اور اسی کی موید دوسری روایت اس بات کی صراحت ہو جاتی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو موقع بموقع تحریم خمر کے مراحل و تدریج سے باخبر رکھا۔ تاکہ یکبارگی حرمت کا حکم ان کے لئے مشقت نہ بنے۔

شراب و نشہ آور اشیاء کی حرمت پر دلالت کرنے والی احادیث

صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دار قطنی، بیہقی اور مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

کل مسکر خمر و کل خمر حرام

ہر نشہ آور چیز خمر (یعنی شراب) ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

مسلم کی دوسری روایت میں ہے:

کل مسکر خمر و کل مسکر حرام

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اور ترمذی، ابوداؤد میں ان الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں:

من شرب الخمر فی الدنیا فمات و هو یدمنها لم یتب لم یشربها فی الآخرة (تفسیر المنار ۷ ر ۴۸ صحیح ابوداؤد حدیث ۳۱۲٦)

جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ مرگیا جبکہ وہ شراب کا عادی تھا اس نے اس سے توبہ نہیں کی تھی وہ آخرت میں نہیں پی پائے گا (یعنی جنت میں نہیں جائے گا)

اور صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، و ابن ماجہ، دار قطنی و

بیہقی اور مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

سئل عن البتع نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارے پوچھا گیا۔

اور صحیح بخاری کی اگلی حدیث میں بتع کی شرح بھی مذکور ہے۔

و هو نبیذ العسل و کان اهل الیمن یشربونه

(بخاری مع الفتح ۱۰ ، ۴۱)

کہ بتع شہد کا نبیذ ہے جو اہل یمن پیا کرتے تھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل شراب اسکر فهو حرام (بخاری مع الفتح ۱۰ ، ۴۱ وارواء الغلیل صحیح ابی داؤد حدیث (۳۱۲۹) صحیح ترمذی حدیث (۱۵۱۸))

ہر وہ مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

کیا صرف انگور کی شراب حرام ہے؟

اور بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ شراب صرف وہ حرام ہے جو انگور کی ہو اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء سے تیار کردہ شرابوں میں تاویلیں کر کے شراب نوشی کے رسیا لوگوں کی باگیں ڈھیلی کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ وہ ذرا گوش ہوش سے سن لیں۔

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، دار قطنی، اور بیہقی و مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

قال عمر علی المنبر فقال اما بعد نزل تحریم الخمر و هی من خمسة العنب و التمر والعسل و الحنطة والشعیر و الخمر ما خامر العقل (بخاری ۱۰ ، ۳۵ مع الفتح الارواء ۸ ، ۴۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا شراب کی حرمت نازل ہوئی جبکہ شراب پانچ چیزوں سے عموما تیار کیا جاتا ہے۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے اور شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو

ڈھانپ لے۔

یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار میں لکھتے ہیں کہ ان الفاظ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صراحت کردی ہے کہ یہ پانچ چیزیں ہوں یا کوئی بھی دوسری چیز ہو شریعت کی مراد یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ کیونکہ وہ عقل پر غالب آکر آدمی کو بدمست کردے وہ شراب ہے اور حرام ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور صحابہ میں سے کسی سے کوئی ایسی بات منقول نہیں۔ کہ کسی صحابی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس بات سے اختلاف کیا ہو۔ اسی بناء پر اہل علم نے یہاں تک کہا ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا حکم مرفوع حدیث کا ہے۔ کیونکہ یہ ایک شرعی حکم کی تفسیر ہے اور ایسی بات کوئی صحابی اپنی مرضی سے نہیں کہہ سکتا اور قرآن و سنت سے جب اس امام لغت و دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ مفہوم سمجھا اور جمہور صحابہ کرام نے ان کی موافقت کی تو پھر کسی شرعی نص کی اس سے صحیح قوی و تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ جسے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین منبر رسول پر کھڑے ہو کر بیان کیا اور تمام علماء و عام صحابہ نے موافقت کی۔ کیا صحابہ کرام کا اس سے قوی اجماع کسی اور مسئلہ میں بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ مشروب بلکہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ (جو دلیل و قیاس کے تائید والا بھی ہو) کی رو سے خمر یعنی شراب ہے (تفسیر المنار ۷ ر ۸۲۔۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا واقعہ

صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و نسائی اور موطاامام مالک میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس میں خود وہ تحریم خمر کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ صحیح بخاری میں ان کے الفاظ ہیں:

حرمت علینا الخمر حین حرمت و ما نجد ۔۔۔ یعنی بالمدینة

--- خمر الاعناب الا قليلا و عامة خمرنا البسر و التمر

(بخاری مع الفتح ۱۰ ر ۳۵)

جب ہم پر شراب حرام قرار دی گئی تو اس وقت مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب بہت ہی کم پائی جاتی تھی بلکہ اس وقت عموما کھجوروں کی شراب استعمال ہوتی تھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کا انگور کی ہونا حرام میں شامل ہونے کے لئے ضروری نہیں ۔ بلکہ چاہیے وہ کسی چیز سے کشید کی گئی ہو حرام ہے۔ اور اگر کوئی سمجھے کہ انگور کے سوا کسی چیز کی شراب اس حرمت میں داخل ہی نہیں تو ان کے لئے صحیح بخاری میں ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد فکر انگیز ہے جس میں وہ فرماتے ہیں :

لقد حرمت الخمر و ما بالمدينة منها شيیء

(بخاری مع الفتح ۱۰ ر ۳۵)

شراب حرام کی گئی جبکہ مدینہ میں انگور کی شراب پائی ہی نہیں جاتی تھی۔

ان الفاظ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ محض انگور کی شراب کے حرام ہونے اور دوسری اشیاء سے تیار شدہ کے بارے میں تاویل کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ اور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو خطبہ ہم نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے وہ روشن دلیل ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كنت اسقى ابا عبيدة و ابا طلحة و ابى بن كعب من فضيخ زهو و تمر فجاء هم آت فقال ان الخمر قد حرمت

میں حضرت ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کھجوروں سے تیار شدہ شراب پلا رہا تھا تب کوئی شخص آیا تو اس نے کہا کہ شراب حرام

قرار دی گئی ہے۔
تو ابو طلحہ نے فرمایا:
قم یا انس فاهرقها فاهرقتها
(بخاری مع الفتح ۱۰/ ۳۷ جامع الاصول ۶/ ۷۶)
اے انس! اٹھو اور اس شراب کو بہا دو تو میں نے بہا دی۔
اور صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا اے انس!
قم الی هذه الجره فاکسرها
اس گھڑے کی طرف جاؤ اور اسے توڑ دو۔
ایک اور روایت میں ہے وہ بتاتے ہیں:
کنت اسقی عمومتی من فضیح لهم و انا اصغرهم سنا
(المرجع السابق)
میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا جبکہ میں عمر میں ان سب سے چھوٹا تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ مصنف عبدالرزاق میں مذکور ہے کہ وہ شرکاء محفل کل گیارہ تھے اور مختلف روایات سے سات کے نام ملتے ہیں جو کہ یہ ہیں:
حضرت ابو طلحہ، ابوعبیدہ، ابی بن کعب، ابوایوب، ابودجانہ، سہیل بن بیضاء اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سب کو چچے اس لئے کہا کہ وہ سب ان سے عمر میں بڑے تھے۔ اور ان میں سے اکثر انصار میں سے تھے۔ (فتح الباری ۱۰/ ۳۷)

بخاری و مسلم، نسائی اور مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے:
کنت ساقی القوم فی منزل ابی طلحه فکان خمرهم یومئذ

الفضیح فامر رسول اللہ ﷺ منادیا ینادی الا ان الخمر قد حرمت قال: فجرت فی کل سکک المدینۃ

میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اور ان دنوں شراب انگور سے تیار کی جاتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کرنے والے کو حکم فرمایا کہ اس بات کی منادی کردے کہ خبردار شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اعلان کے نتیجہ میں مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔

مجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ :

اخرج فاھرقھا فخرجت فاھرقتھا فجرت فی سکک المدینۃ

جاؤ اور شراب بہادو' میں گیا اور شراب بہا دی۔ یوں مدینہ کی گلیوں میں شراب کا سیلاب بہنے لگا۔

اس وقت بعض لوگوں نے کہا:

قد قتل قوم و ھی فی بطونھم

بعض لوگ شہید کر دیئے گئے اور ان کے پیٹوں میں شراب تھی۔

کیونکہ کتب سیر و تاریخ و تفاسیر اور شروح حدیث میں مذکور ہے کہ شراب کی مذمت کا حکم غزوہ احزاب کے بعد ۴ ھ میں نازل ہوا تھا۔

(قرطبی ۳ ر ٦ ر ۲۸۵ فتح الباری ۱۰ ر ۳۱' المنار ۷ ر ٦۷)

کیونکہ اس وقت تک ابھی یہ حرام نہیں کی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی آیت نازل فرما دی جس میں ارشاد الٰہی ہے :

لیس علی الذین امنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا

(المائدہ: ۹۳)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس سوال پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی اور خود نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

لو حرم علیھم لترکوہ کما ترکتم (فتح الباری ۱۰ ر ۳۱)

اگر یہ ان لوگوں کے زمانہ میں حرام کی گئی ہوتی تو وہ بھی اسے اسی طرح چھوڑ دیتے جس طرح تم نے چھوڑ دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ احادیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ خمر یا شراب کی حرمت کا اعلان سن کر صحابہ نے شراب بہا دی وہ چاہے کسی بھی چیز سے کشید شدہ تھی۔ انہوں نے اہل کوفہ (یعنی فقہائے احناف) کی طرح قطعا نہیں سوچا کہ شاید خمر صرف انگور سے کشید کی گئی ہو گی۔ اس سلسلہ میں کبار مفسرین میں سے امام قرطبیؒ نے جامع لاحکام القرآن اور علامہ رشید رضا مصری نے تفسیر المنار میں لکھا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی بکثرت صحیح احادیث صرف انگور سے حاصل شدہ شراب کی حرمت کے قائلین کے قول کو باطل قرار دیتی ہیں۔ اور ان کا یہ قول لغت عرب، سنت صحیحہ اور اجماع صحابہ کے خلاف ہے کیونکہ سورۃ مائدہ کی آیات کے نازل ہونے پر تمام صحابہ نے خمر سے مراد ہر اس شراب کو لیا ہے جو نشہ آور ہو۔ اور انہوں نے انگور اور دیگر اشیاء وغیرہ سے کشید شدہ شراب کو یکساں سمجھا اور ان میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور ہر طرح کی شراب کو فورا بہا کر تلف کر دیا۔ جبکہ وہ اہل زبان تھے اور انہی کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا۔ انہیں معمولی تردد بھی ہوتا تو شراب بہا کر تلف کرنے میں توقف کرتے۔ اور تفصیل طلب کر کے تحقیق کے بعد اسے بہاتے۔ اور آگے وہ احادیث بھی ذکر کی ہیں جن میں گندم، جو، کھجور، منقی، شہد اور ہر چیز سے کشید شدہ نشہ آور شراب کو نبی اکرم ﷺ نے حرام قرار دیا۔

(قرطبی ۳ ر ۶ ر ۲۹۴ المنار ۷ ر ۵۲، ۶۷)

اور آگے امام قرطبیؒ نے امام رازیؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھا کہ جمہور علماء سلف کا مذہب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے' وہ تھوڑی ہو یا زیادہ' کچی ہو یا پکائی ہوئی ' انگور سے حاصل شدہ ہو یا کسی دوسری چیز سے' جس نے ایسی کوئی چیز پی یا استعمال کی اسے حد لگائی جائے گی۔ اور انگور کی شراب قلیل ہو یا کثیر چاہے ایک قطرہ ہی ہو وہ تو متفق علیہ حرام ہے اس پر اجماع ہے جبکہ دیگر اشیاء کی شراب بھی جمہور کے نزدیک حرام ہے۔

احناف کا کمزور مسلک

البتہ کوفیوں (فقہاء احناف) نے اس میں اختلاف کیا ہے ان کی کم مقدار حرام نہیں جو کہ نشہ نہ دے (قرطبی ۳ ,۶ , ۲۹۵)

جبکہ اس نظریہ کی تردید ہم کر چکے ہیں جس میں واضح ہوتا ہے کہ اکثر مسائل کی طرح شراب کے معاملے میں بھی ان (فقہاء احناف) کا مسلک سخت ضعیف ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات شاہد ہیں کہ ہر نشہ آور شراب اور نشہ آور چیز کی ہر مقدار ہی حرام ہے۔ چاہے وہ قلیل ہو کے نشہ نہ دے اور چاہے کثیر ہو اور بدمست کر دے۔

شراب کی قلیل و کثیر ہر مقدار حرام ہے

ابوداؤد و ترمذی' ابن حبان و دار قطنی' بیہقی و مسند امام احمد اور معانی الاثار امام طحاوی حنفی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ارشاد نبوی ہے:

کل مسکر حرام ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ما اسکر الفرق منہ فمل الکف منہ حرام

(ابوداؤد مع عون المعبود ۱۰ , ۱۵۱ الارواء ۸ , ۲۵۴۴)

جس چیز کا ایک "فرق" پینے سے نشہ آ جاتا ہو اس کا ایک چلو پینا بھی حرام ہے'